Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز منگل
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳۰ محرم ۱۳۹۳ھ ۶ اماں ۱۳۵۲ھش ۶ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۵۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ اماں ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل بعد دوپہر سوا دو بجے بخیریت سفر سے واپس تشریف لے آئے۔ الحمدللہ

حضور کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

برادرم مکرم سید داؤد احمد صاحب خون کے دباؤ کی زیادتی کی وجہ سے بیمار رہیں۔ خدانخواستہ اگر اِس بیماری میں شدت ہو جائے تو قابلِ فکر اثرات کا ڈر ہوتا ہے۔ آپ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (سید محمود احمد ناصر)

ربوہ ۵ اماں ۔ کل بروز اتوار بعد نماز عصر ایوانِ محمود میں مرکزی بزم حسن بیان کے اجلاس میں مکرم عباد اللہ صاحب گیانی نے "چولہ بابا نانک اور اس کا سکھوں پر اثر" کے زیر عنوان اپنا تحقیقی مقالہ پڑھا۔

کارروائی کا آغاز زیرِ صدارت محترم شیخ مبارک احمد صاحب تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے کی۔ بعد ازاں مکرم مظفر احمد صاحب منصور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند منتخب اشعار پڑھے جن میں چولہ بابا نانک کا ذکر تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد صاحب صدر نے فاضل مقرر کا تعارف کراتے ہوئے ان کی تصنیفات اور دیگر علمی خدمات کا ذکر کیا جو انہوں نے سکھ مذہب کی تحقیق کے سلسلے میں سر انجام دیں۔ بعد ازاں گیانی صاحب موصوف نے اپنا تحقیقی مقالہ پڑھا جس میں آپ نے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق کے مطابق چولہ بابا نانک صاحب (جس میں قرآنی آیات درج ہیں) حضرت بابا صاحب کے مسلمان ہونے کا حتمی ثبوت ہے۔ بعد میں سوالات کے لئے بھی وقت دیا گیا اور گیانی صاحب نے ان کا جواب دیتے ہوئے اپنے موضوع پر مزید روشنی ڈالی۔ آخر میں صاحب صدر نے مختصر تقریر فرمائی اور گیانی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کا اختتام دعا پر ہوا جو کہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے کرائی۔ اس تقریب میں بہت سے بزرگان سلسلہ اور احباب شامل ہوئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تائید و نصرت کے لئے مبعوث فرمایا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی برکات ظاہر کرنے کے لئے مجھے کھڑا کیا گیا ہے

"میرے مبعوث ہونے کی علّتِ غائی کیا ہے؟ میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ مَیں اِس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بے دین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوّت کا خاتمہ ہو چکا ہے، اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایت کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہوگیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں اور انہیں فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اسلام کی جو حالت اِسوقت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بالاتفاق مان لیا گیا ہے کہ ہر قسم کی کمزوریوں اور تنزّل کا نشانہ مسلمان ہو رہے ہیں۔ ہر پہلو سے وہ گر رہے ہیں۔ ان کی زبان ساتھ ہے تو دِل نہیں ہے اور اسلام یتیم ہوگیا ہے۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے اور اپنے وعدہ کے موافق بھیجا ہے کیونکہ اُس نے فرمایا تھا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ اگر اسوقت حمایت اور نصرت اور حفاظت نہ کی جاتی تو وہ اور کونسا وقت آئے گا۔ اب اِس چودھویں صدی میں وہی حالت ہو رہی ہے جو بدر کے موقعہ پر ہوگئی تھی جس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ۔ اِس آیت میں بھی دراصل ایک پیشگوئی مرکوز تھی۔ یعنی جب چودھویں صدی میں اسلام ضعیف اور ناتواں ہو جائیگا اُسوقت اللہ تعالیٰ اِس وعدہ حفاظت کے موافق اس کی نصرت کرے گا۔ پھر تم کیوں تعجب کرتے ہو کہ اُس نے اسلام کی نصرت کی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۵، ۲۴۶)

یوم مسیح موعودؑ

۲۳ مارچ کو جماعت احمدیہ ہر سال "یوم مسیح موعود" مناتی چلی آئی ہے یہ وہ دن ہے جبکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں بیعت لینی شروع کی تھی۔ احباب جماعت اسی روحانی سلسلہ کی بنیاد رکھی جانے کی یاد میں اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں۔ اور اس دن کے شایانِ شان جلسے کرکے رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائی جائے۔ جن جماعتوں کو اتوار کو جلسہ کرنے میں سہولت ہو۔ وہ ۱۸ یا ۲۵ مارچ کو جلسہ کر سکتی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ماہ امان ۱۳۵۲ھ

ایک انتہائی مہلک زہر اور اس کا تریاق

ہم واضح کر چکے ہیں کہ اس زمانہ کا سب سے بڑا اور سب سے خطرناک اور مہلک مرض دنیا کی محبت ہے۔ لوگوں کے اِس مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آخرت پر وہ ایمان نہیں رہا جو ہونا چاہیئے۔ آخرت پر حقیقی ایمان تقویٰ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ جو شخص اپنے آپ کو تقویٰ کے وصف سے متصف کر لیتا ہے وہ دنیا میں رہنے اور دنیا کمانے کے باوجود دنیا سے دل برداشتہ رہتا ہے۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی آخرت کی جوابدہی کو اپنی آنکھوں سے اوجھل اور اپنے دل سے محو نہیں ہونے دیتا۔ ایسے شخص کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں سنوار دیتا ہے۔ وہ نہ صرف مرنے کے بعد اُخروی انعامات سے متمتع ہوتا ہے بلکہ دنیوی نعمتیں بھی اسے عطا کی جاتی ہیں۔ اس لحاظ سے، اگر دیکھا جائے تو دنیا میں فی زمانہ جس چیز کی کمی ہے وہ تقویٰ ہی ہے۔ اِس کے فقدان کے نتیجہ میں ہی عاقبت سے لاپرواہی اور دنیا میں حد سے زیادہ استغراق کے مرض نے سر اُٹھایا ہے اور جو وبائی شکل اختیار کر کے افراد اور اقوام کی تباہی کا موجب ثابت ہوتا چلا جا رہا ہے۔

ایسے نازک حالات میں ضرورت اس امر کی تھی کہ از سر نو لوگوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کیا جائے تا رات دن مُردار دنیا کی طلب میں جان کھپانے والوں کو حبِّ دُنیا کے انتہائی مہلک مرض سے نجات ملے اور اُن کی دنیا اور عاقبت دونوں سنور سکیں۔ چنانچہ خاص اِس زمانہ اور اِن حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ ایک ماہر طبیب رُوحانی کی حیثیت سے نہ صرف مرض کی تشخیص فرمائی بلکہ اپنے متبعین کو تقویٰ کے وصف سے متصف کر کے انہیں حیاتِ ابدی کی راہ پر گامزن کر دکھایا۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت جب سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمایا تو اِس کی غرض و غایت یہی بیان فرمائی کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ لوگوں کو تقویٰ کے نور سے منور کیا جائے تاکہ وہ نہ صرف خود بلکہ دُوسروں کو بھی ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچا سکیں۔ چنانچہ آپؑ نے رقم فرمایا:۔

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متّقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متّقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔" (اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلۂ بیعت کا آغاز فرمانے کے بعد حضور علیہ السلام نے بیعت کنندگان کو تقویٰ کے وصف سے متصف کرنے کے لئے انہیں بار بار یہی نصیحت فرمائی کہ اگر وہ حیاتِ ابدی کے وارث بننا چاہتے ہیں تو اُن کے لئے بجز اِس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ متّقی بنیں۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:۔

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اِس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متّقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔" (ازالہ اوہام)

نیز ایک اور موقع پر متّقی بننے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا:۔

"(خدا نے) ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہیئے۔ . . . . اگر تم تقویٰ کرنے والے ہوگے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو . . . اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں تو یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔" (الحکم ۱۷ر جنوری ۱۹۰۳ء)

پھر یہی نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کنندگان کو تقویٰ اختیار کرنے سے متعلق بار بار اور بہ تکرار درد و سوز میں ڈوبی ہوئی نصائح فرمائیں بلکہ ساتھ کے ساتھ آپ نے ان کے صحیح معنوں میں متقی بننے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے حضور اِس قدر درد و الحاح سے دُعائیں کیں کہ بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ پہنچ گئی۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے اپنی ان پُرسوز دُعاؤں اور دعاؤں کے دوران وارد ہونے والی اپنی اِس کیفیت اور حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متّقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متّقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شاملِ حال نہیں ہو سکتی۔" (الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دلی تڑپ اور پُر درد و پُرسوز تلقین اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہی۔ حضور کی درد انگیز دُعائیں جنابِ الٰہی میں قبولیت کے شرف سے نوازی گئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطا کردہ قوتِ قدسی کی مدد سے (ہر چہار طرف پھیلی ہوئی گمراہی و ضلالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی کے باوجود) حضور علیہ السلام کے ذریعہ متقی و پاکباز انسانوں کی ایک جماعت معرضِ وجود میں آئی اور اس جماعت کے تقویٰ شعار افراد نے دنیا پر ایسا نیک اثر ڈالا کہ اطراف و جوانبِ عالَم میں حقیقی نیکی، پاکبازی اور توبۂ نصوح کی راہ ہموار ہوتی چلی گئی۔ آج جماعتِ احمدیہ کو اگر مالی و جانی قربانیاں پیش کر کے اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے کی توفیق مل رہی ہے تو اِس کی بجز اِس کے اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ بتوفیقِ ایزدی اوّل دن سے ہی تقویٰ کی راہِ سداد پر گامزن ہے۔

تقویٰ شعار لوگوں کی اِس خدائی جماعت کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم اِس حقیقت کو اپنے ذہنوں سے کبھی محو نہ ہونے دیں کہ دنیا پرستی اور دنیا کی محبت ایک مہلک زہر ہے اور اس کا تریاق روحِ تقویٰ ہے۔ ہماری یہ ذمہ داری ہی نہیں ہے کہ ہم اِس تریاق سے فائدہ اٹھا کر خود اِس انتہائی مہلک زہر اور اس کی ہلاکت آفرینی سے بچیں بلکہ ہم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ذمہ داری بھی ڈالی گئی ہے کہ ہم رُوئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو بھی یہ تریاق مہیا کریں تا وہ بھی ہلاکت سے بچ سکیں۔ اِس کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر شخص ایک لمحہ کے لئے بھی اس امر سے غافل نہ ہو کہ وہ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے اِس میں کمال حاصل کرنے میں کوشاں ہے یا نہیں۔ ہماری یہ فکرمندی ہی ہمیں حقیقی کامیابی اور فلاح سے ہمکنار کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ہمارے لئے ضروری اور ازبس ضروری ہے کہ ہم یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جانوں پر نسلاً بعد نسلٍ لگاتے چلے جائیں کہ ہم اور ہماری نسلیں رُوحِ تقویٰ سے ہمیشہ مزیّن رہیں ٭

لازمی چندہ جات کے بقایاجات ادا فرمائیں

بقایا جات کی ادائیگی کی تاکید فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ پُورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے، نہ خدا پر احسان ہے جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اِس دُنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ جاؤ . . . . بقایا ادا کر کے آؤ۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی

۶ مارچ ——— اسلام کی صداقت کا نشان

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ

بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی تائید اور فضائل و محاسن کے بیان کرنے کے لئے ۱۸۷۹ء میں براہین احمدیہ کی پہلی جلد کا آغاز فرمایا۔ ان ایام میں عیسائی منادوں نے اپنی تحریر و تقریر میں اسلام کے خلاف فضا مکدر کر رکھی تھی مسلمانوں کے جذبات و احساسات پر نمک پاشی کی گئی پادریوں کی اس چیرہ دستی اور زبان درازی کو دیکھ کر آریہ قوم کو بھی جرأت ہوئی اور ان کے سرکردہ اشخاص نے اسلام قرآن کریم اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز لٹریچر شائع کیا۔

ان ناخوشگوار اور مکدر حالات میں صرف ایک ہی شخص مرد میدان اور بطل اسلام ثابت ہوا اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم شخصیت تھی۔ آپ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف براہین احمدیہ میں اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا آپ کی اس غیر معمولی خوبیوں کی حامل تصنیف نے مسلمانوں کے ہر مکتب فکر سے خراج تحسین حاصل کیا اور اہلحدیث کے ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو ذیل کے الفاظ میں اعتراف کرنا پڑا۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرًا"
(اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶)

(۲)

براہین احمدیہ فضائل اسلام کے اظہار کے لئے تحریر کی گئی تھی اور اس کی کتاب میں صداقت اسلام پر براہین اور دلائل نیرہ درج کئے جا رہے تھے جس کے نتیجہ میں ایک طرف تو مسلمانوں کے قلوب میں مسرت اور شادمانی کی کیفیت تھی اور دوسری طرف آریہ سماج کے سرکردہ اشخاص نے اس کتاب کی تکذیب کے لئے استہزاء اور تمسخر کا رنگ اختیار کیا چنانچہ ایک شخص لیکھرام نامی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط و کتابت شروع کر دی اس شخص کی خط و کتابت سے ہی اس کے کردار اور اخلاق کا علم ہو سکتا ہے ایک محقق آدمی کا انداز گفتگو اور تحریر ہمیشہ ہی علمی اور ٹھوس دلائل پر مشتمل ہوا کرتا ہے چاہے وہ کتنا ہی متعصب ہو مگر یہاں معاملہ برعکس ہے اس نے استہزاء کے اسلوب کو اختیار کرتے ہوئے یہاں تک ایک خط میں تحریر کر دیا ہے:۔

"اچھا آسمانی نشان تو دکھا دیں اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان مانگیں تا فیصلہ ہو"

اس خط و کتابت کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیکھرام کو ایک طویل خط تحریر فرمایا اور لکھا:۔

"آپ کی زبان بدزبانی سے رکتی نہیں آپ لکھتے ہیں کہ اگر بحث نہیں کرنا چاہتے تو رب العرش خیر الماکرین سے میری نسبت کوئی نشان مانگیں یہ کس قدر ہنسی ٹھٹھے کے کلمے ہیں گویا آپ اس خدا پر ایمان نہیں لاتے جو بے باکوں کو تنبیہہ کر سکتا ہے"

یہ خط و کتابت کافی طول پکڑ گئی۔ لیکھرام کا اصرار یہی تھا کہ نشان دکھاؤ اور مجھے آپ کی پیشگوئیوں الہامات و کشوف سے کوئی خوف نہیں ہے اور مجھے کسی قسم کا ہرگز ہرگز نقصان نہیں پہنچ سکتا چونکہ لیکھرام بڑے تکرار سے یہ مطالبہ کر رہا تھا کہ مجھ پر کسی قسم کے عذاب کی مقررہ میعاد کے ساتھ پیشگوئی کا بھی انکشاف کیا جائے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص توجہ اور ابتہال کے بعد معلوم ہوا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۹۳ء سے عرصہ چھ سال میں لیکھرام ایک خطرناک گرفت میں مبتلا ہو گا جو نتیجۃً موت کا باعث ہو گی نیز حضور کو اس سلسلہ میں الہام ہوا

"عجل جسد له خوار له نصب وعذاب"

یعنی لیکھرام گویا گوسالہ سامری کی قسم کا ایک بچھڑا ہے جو لغو باتیں کر کے شور مچا رہا ہے اس کے لئے انتہائی دکھ اور عذاب نازل ہو گا اس الہامی خبر کے بعد آپ نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں تحریر فرمایا:۔

"اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ تک آج کی تاریخ سے یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے کوئی ایسا عذاب جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو نازل نہ ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے یہ میرا نطق ہے اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر سولی پر کھینچا جائے"۔

عبارت بالا کا لفظ لفظ اور انداز بیان اس امر کو واضح طور پر بتلا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لیکھرام کے متعلق الہامی خبر پر یقین تام تھا آپ اپنے متعلق یہ بھی تحریر فرما رہے ہیں کہ اگر میں اس پیشگوئی میں جھوٹا (نعوذ باللہ) نکلا تو مجھے ہر قسم کی سزا دیدو اور اپنے آپ کو خوش کر لو۔ اس اشتہار کی اشاعت کثرت سے کی گئی۔ نیز حضور نے اپنی مشہور تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں لیکھرام کے متعلق یہ اشعار تحریر فرمائے ہیں:۔

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمد
الا اے منکر از شان محمد
ہم از نور نمایان محمد
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمد

(۳)

چونکہ لیکھرام اپنے آپ کو آریہ سماج کا لیڈر سمجھتا تھا اور یہ فرقہ شدھی کا زبردست حامی تھا اس فرقہ کے لوگوں نے مسلمانوں کی تمام اخلاقی اور مذہبی دگرگوں حالت کو دیکھ کر اس امر کا عزم صمیم کر لیا ہوا تھا کہ مسلمانوں کو مرتد کیا جاتے۔ اس غرض کے لئے آریہ سماج کے امراء اور اصحاب ثروت اشخاص نے دل کھول کر چندے دئے اس فرقہ کے مذہبی اور سرکردہ اشخاص اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس اور مطہر شخصیت پر اعتراضات کرنے میں انتہائی زبان دراز اور بے باک تھے۔ اس لئے بانی احمدیت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مندرجہ بالا پیشگوئی عوام و خواص کے
لئے جاذب توجہ ہوگی۔ اس پیشگوئی کی
اشاعت پر ابھی دو ماہ بھی نہ گزرنے
پائے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے ایک دوسری الہامی پیشگوئی خدا تعالیٰ
سے علم پاکر شائع فرمادی جو یہ ہے

"آج ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق
۱۴ ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ ہے
صبح کے وقت تھوڑی سی
غنودگی کی حالت میں میں نے
دیکھا کہ ایک وسیع مکان میں
بیٹھا ہوا ہوں اور چند دوست
بھی میرے پاس موجود ہیں اتنے
میں ایک شخص قوی ہیکل مہیب
شکل گویا اس کے چہرہ سے خون
ٹپکتا ہے میرے سامنے آکر
کھڑا ہو گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر
دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ
ایک نئی خلقت اور شمائل کا شخص
ہے گویا انسان نہیں ملائک شداد
غلاظ میں سے ہے اور اس کی
ہیبت دلوں پر طاری تھی اور
میں نے اس کو دیکھا ہی تھا کہ اس
نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھرام کہاں
ہے اور ایک اور شخص کا نام لیا
کہ وہ کہاں ہے تب میں نے
اس وقت سمجھا کہ یہ شخص لیکھرام
اور اس دوسرے شخص کی سزا دہی
کے لئے مامور کیا گیا ہے۔
مجھے معلوم نہیں رہا کہ وہ
دوسرا شخص کون ہے۔"

(برکات الدعا)

اسی تسلسل میں حضور نے ایک اور پیشگوئی شائع فرمادی جس میں واقعہ قتل کے وقت کو بھی ظاہر کیا گیا تھا اس پیشگوئی کا الہامی فقرہ نظم کی صورت میں یوں ہے

وَبَشَّرَنِيْ رَبِّيْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ يَوْمَ الْعِيْدِ وَالْعِيْدُ أَقْرَبُ

یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ تو عید کے دن کو ایک اہم امر کو دیکھے گا اور وہ عید کے دن کے ساتھ دن ہوگی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سرور کائنات فخر موجودات سید الانبیاء و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے جو انتہائی فدائیت اور محبت اور عشق تھا۔ اس جذبہ کے ماتحت ہی حضور نے یہ پیشگوئی فرمائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"واضح رہے کہ اس شخص
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی سخت بے ادبیاں
کی ہیں جن کے تصور سے بھی
بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں
عجیب طور کی تحقیر اور توہین
اور دشنام دہی سے بھری
ہوئی ہیں کون مسلمان ہے
جو ان کتابوں کو سنے اور اس
کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے
نہ ہو۔"

(برکات الدعا)

(۴)

آریہ سماجی لیڈر لیکھرام نے مذکورہ بالا پیشگوئی کو نہ تو اہمیت دی اور نہ ہی وہ اس کے انجام اور نتائج کو سمجھ سکا۔ وہی تمسخر وہی استہزاء بیباکی اور شوخی اختیار کرتے ہوئے میدان مقابلہ میں آگیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہاں تک اپنی کتاب میں تحریر کر دیا:۔

"اے پرمیشر ہم دونوں میں
سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب
صادق کی طرح کبھی تیرے
حضور میں عزت نہیں پا سکتا"

(خبط احمدیہ)

اس کے علاوہ اپنے اندرونی بغض کا یوں اظہار کیا:۔

"تین سال کے اندر اس
کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس
کی ذریت میں سے کوئی بھی
باقی نہیں رہے گا"

(تکذیب براہین احمدیہ)

(۵)

ان جملہ مذکورہ بالا الہامی پیشگوئیوں کا خلاصہ یہ تھا کہ آپ کو لیکھرام کے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی اور یہ بھی کہ یہ عبرتناک واقعہ چھ سال کے عرصہ میں ہوگا نیز یہ عظیم الشان تاریخی واقعہ عید کے ساتھ کے دن میں ہوگا۔ اور اس کا انجام وہی ہوگا جو گوسالہ سامری کا ہوا یعنی جلا کر دریا میں ڈال دیا جائے گا خدا تعالیٰ کی طرف سے لیکھرام کی ہلاکت کے لئے ایک ایسا شخص مقرر کیا گیا ہے جس کی نظروں سے غیظ و غضب کی وجہ سے خون ٹپکتا تھا اور سب سے آخر اور اہم امر کہ چونکہ یہ شخص بانی اسلام رحمۃ للعالمین کا بدترین دشمن تھا اس لئے یہ برّانِ محمد کا نشانہ ہوگا۔ اس پیشگوئی کا ملک میں عام چرچا تھا۔ انتظار کی گھڑی سے ہر ایک زبان مختلف خیالات سے رطب اللسان تھی۔ ایک سال گزر گیا دوسرا سال گزر گیا آخر پانچ سال گزر گئے معاندین اسلام اس عظیم الشان آسمانی اور ربانی پیشگوئی کا تمسخر کر رہے تھے کہ آخر غیرت خداوندی نے جوش مارا اور وقت آپہنچا جس میں اس زمانہ کے مامور اور امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صداقت اسلام اور حقانیت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور نشان ظاہر ہونا تھا۔

ایک شخص لیکھرام کے پاس آتا ہے اور یہ درخواست کرتا ہے کہ میں ہندو ہونا چاہتا ہوں لیکھرام نے اس خوشی سے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ اور اس خبر اور اس شخص کا وسیع پیمانہ پر پراپیگنڈہ کیا اس کو اپنے گھر رکھا چنانچہ اس خوشی اور مسرت کی تقریب منانے کے لئے شدھی کا دن ۷ مارچ مقرر کیا گیا اور بڑا جاذب پروگرام بنایا گیا۔

۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام اپنے مکان میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ تھکان کی وجہ سے اس نے انگڑائی لی۔ اس شخص نے جو ہندو ہونا چاہتا تھا ایک خنجر لیکھرام کے پیٹ میں گھونپ دیا اور لیکھرام

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ

کا منظر پیش کرنے لگا۔ انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ چیخ و پکار سے محلہ میں ماتم بپا ہو گیا لیکھرام کو آناً فاناً ہسپتال لے جایا گیا جہاں بڑے مشہور سرجن ڈاکٹر پیری نے اس کا اپریشن کیا مگر لیکھرام قابل ڈاکٹروں کے سامنے اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ کلیات آریہ مسافر کا مصنف تحریر کرتا ہے:۔

"۲ بجے رات کے باوجود
عمدہ سے عمدہ علاج کے
گایتری منتر کا جاپ کرتے
ہوئے اس فانی جسم کو چھوڑ
کر اپنے پیچھے پردیشن کو
سدھار گئے۔"

اس عظیم الشان پیشگوئی کا ہر جگہ چرچا ہونے لگا کیونکہ لیکھرام ایک سرکردہ مذہبی لیڈر تھا۔ تحریر و تقریر میں بانی اسلام کے خلاف انتہائی اشتعال انگیز کلمات استعمال کرتا۔ اخبارات نے اس خبر کو نمایاں حروف میں شائع کیا۔ اخبارات نے مخالف و موافق تاثرات بیان کئے۔ ہندوؤں نے بالاتفاق قاتل کا سراغ لگانے کا مطالبہ کیا۔ رات دن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی بھی انتہائی احتیاط سے تلاشی لی گئی اور پولیس نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مختلف سوالات کئے گئے آریہ لوگ آپ کو لیکھرام کا قاتل یقین کرتے تھے۔

(۶)

چونکہ آریہ سماج کے قلوب میں انتقام کا جذبہ سلگ رہا تھا وہ قاتل کو پکڑنے کا اصرار تھا اور اس کا مطالبہ کیا جا رہا تھا گورنمنٹ نے ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک قاتل کا سراغ لگانے کے لئے ہر قسم کے علمی اور فنی ذرائع استعمال کئے مگر لیکھرام کا قاتل کون تھا؟ اور کہاں تھا؟ اور یہ قتل کیوں ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسے پایا
آخر خدا کے گھر میں بدی کی سزا یہی ہے

جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا!
گستاخ ہوتے جانا بدکی سزا یہی ہے

یہ رپورٹ گورنمنٹ کو پیش کر دی گئی کہ نہ تو کوئی سازش ہے اور نہ ہی منصوبہ واقعہ قتل کے بعد ایک حجت قاطعہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریہ سماج کے سامنے یوں فرمائی۔ آپ نے ایک اشتہار عام

"لیکھرام کے متعلق آریوں
کے خیالات"

شائع فرمایا جس میں آپ نے فیصلہ کن عبارت تحریر فرماتے ہوئے دودھ الگ اور پانی الگ کر دیا۔

"میں ایک نیک صلاح دیتا
ہوں کہ جس سے یہ سارا قصہ
فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ
ہے کہ ایک ایسا شخص میرے
سامنے قسم کھاوے جس
کے الفاظ یہ ہوں کہ میں یقیناً
جانتا ہوں کہ یہ شخص سازشِ
قتل میں شریک یا اس کے حکم
سے واقعہ قتل ہوا ہے۔
پس اگر یہ صحیح نہیں تو اے
قادر خدا ایک برس کے اندر
مجھ پر وہ عذاب نازل کر
جو ہیبت ناک عذاب ہو مگر
کسی انسان کے ہاتھوں سے
نہ ہو اور نہ انسان کے منصوبوں
کا اس میں کچھ دخل ہو سکے۔
پس اگر یہ شخص ایک برس تک
میری بددعا سے بچ گیا تو میں مجرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اور اس سزا کے لائق ہو جو ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ جو اس عہد سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے"

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر طرح سے حجت پوری فرمائی اور یہ نشان آپ کے ذریعہ ایسی آب و تاب سے ظاہر ہوا جو کئی سعید روحوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا اور معاندین اسلام کے لئے باعث عبرت۔

یہ نشان جہاں مامور زمانہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کی دلیل ناطق ہے۔ وہاں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور آپ کی ذات بابرکات سے جو والہانہ محبت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو تھی اس کی زبردست برہان ساطع ہے۔ آپ سرور کائنات کی مدح میں فرماتے ہیں

ع

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچہ آل محمد است

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم مصری خان صاحب جماعت احمدیہ خلیل آباد کالونی مورخہ ۱۵-۲ کو سوا ایک بجے بعد دوپہر بعمر قریباً ۸۰ سال رحلت فرما گئے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

گلزار احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ درہ شیر خان۔ آزاد کشمیر۔

اعلان دار القضاء

مکرم عبدالرحمٰن صاحب چک نمبر ۱۶۹ نہر مراد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم علی شیر صاحب ولد شرف دین صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کے نام قطعہ نمبر ۱۵/۲۰ برقبہ ۲ کنال واقع محلہ دار الرحمت الاٹ ہے۔ قطعہ مذکورہ بالا میں سے نصف مع مکان میرے چچازاد بھائی محمد حسین صاحب اور محمد طفیل صاحب پسران محمد دین صاحب ساکنہ چک نمبر ۱۶۹ نہر مراد کا ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ قطعہ ۱۵/۲۰ برقبہ دو کنال واقع محلہ دار الرحمت میں سے نصف یعنی ایک کنال مع مکان ہر دو چچازاد بھائیوں کے نام منتقل کیا جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

ناظم دار القضاء
ربوہ

تقریب شادی

لائل پور میں بتاریخ ۳ فروری ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ میرے بڑے بیٹے عزیزم محمد اقبال ڈار ٹیلیویژن انجنیئر آف برمنگھم انگلینڈ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ میں محترم مربی صاحب لائل پور شہر نے دعا کرائی۔ عزیز کا نکاح مکرم شیخ محمد احمد مظہر صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ لائل پور شہر و ضلع نے گزشتہ سال اگست میں مسجد فضل لائل پور میں عزیزہ ریحانہ ممتاز بنت ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب ممتاز میڈیکل سروس کچہری بازار لائل پور سے پڑھا تھا۔ ۴ فروری ۱۹۷۳ء کو خاکسار نے اپنے مکان واقع پیپلز کالونی نمبر ۲ لائل پور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں امیر جماعت کے علاوہ سب طبقوں کے معززین ڈاکٹر، وکیل، شیخ و مل مالکان اور زمیندار شامل ہوئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

ڈاکٹر طفیل احمد ڈار A-387 پیپلز کالونی
۲۔ لائل پور

نور کا جل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی اور بیماریوں کے علاج کے لئے
بہترین سرمہ اور کاجل
مستورات اور بچوں کیلئے بہت مفید قیمت ایک روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

PILES
خونی و بادی
بواسیر
جناب مستری غلام محمد صاحب مل سپروائزر لکھتے ہیں:۔
"میں خود بواسیر میں مبتلا تھا اب کوئی دوا کی کسر نہیں چھوڑی پائلز کیور کیپسول کھا کر دیکھے تو پھر زندگی مل گئی بیت الکبیر ہے!! فی کورس ۱۰/۱
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ملتان ۶۶/۶-۷

احادیث الاخلاق

یہ کتاب محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل نے تالیف فرمائی ہے۔ جسے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شائع کیا ہے۔

اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین خیر الاولین والآخرین کی بعض ایسی احادیث مبارکہ کو جمع کیا گیا ہے۔ جو اخلاق کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ حضور کے کلام میں اللہ تعالیٰ نے جو روشنی اور جاذبیت رکھی ہے وہ اس مجموعہ سے بھی خوب عیاں ہے۔ اس ہادیٔ اعظم کا ایک ایک فقرہ ہدایت دینے والا اور روشنی بخشنے والا ہے اور اس قابل ہے کہ اسے یاد رکھا جائے اور اس سے فائدہ اٹھایا جاوے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو خصوصاً ہمارے نوجوانوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

یہ کتاب شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔ قیمت فی کاپی ۲/۲۵ روپے ہے

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قابل تقلید نمونہ

مکرم و محترم حضرت حاجی محمد فاضل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ساکن محلہ دار الرحمت غربی ربوہ باوجود اس پیرانہ سالی میں آمد کی کوئی معین صورت نہ ہونے کے ہر سال نہ صرف اپنا چندہ وقف جدید بڑی باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں بلکہ اپنی اہلیہ محترمہ اور بعض دیگر مرحوم لواحقین کی طرف سے بھی ادائیگی فرماتے ہیں۔ چنانچہ امسال انہوں نے مندرجہ ذیل صورت میں مبلغ /۵۹ روپے کی ادائیگی فرمائی ہے۔

۱۔ خود	۱۵ روپے
۲۔ از محترمہ مرزینب بی بی صاحبہ اہلیہ خود (صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	۱۵ "
۳۔ از طرف حضرت مولوی احمد الدین صاحب والد مرحوم (صحابی " ")	۱۰ "
۴۔ از محترمہ عمر بی بی صاحبہ والدہ مرحومہ خود	۱۰ "
۵۔ از محترمہ جناب بی بی صاحبہ خوشدامن مرحومہ خود	۹ "

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرما کر جزائے خیر سے نوازے اور ان کا انجام بخیر فرمائے۔ نیز جماعت کے دیگر احباب کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (ناظم مال وقف جدید)

درخواستیں مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست ہر اسامی کے لئے الگ دیں ہر درخواست کے ساتھ -/۳ کا کراسڈ ڈرافٹ بحق نیشنل بنک آف پاکستان بھجوائیں۔ درخواست کے کوائف۔ قابلیت۔ تجربہ۔ تاریخ پیدائش۔ ڈومیسائل۔ کہاں ٹسٹ اور انٹرویو دینا چاہتا ہے۔ درخواست کے ہمراہ اصل سرٹیفکیٹس۔ مصدقہ فوٹو۔ درخواست کا پتہ۔

Box No. 1341 C/O The PAKISTAN TIMES LAHORE ۸/۳/۷۳ تک

تقرری اور تبدیلی پاکستان میں کسی جگہ بھی ہو سکتی ہے۔

	اسامی	قابلیت	عمر	گریڈ
I	سٹینو ٹائپسٹ	میٹرک	۱۸ سے ۲۵	۲۲۰-۱۵-۵۲۰
	رفتار شارٹ ہینڈ ۸۰ الفاظ فی منٹ اور ۳۰ الفاظ فی منٹ رفتار ٹائپ			
II	اپر ڈویژن کلرک	ایف اے	ایضاً	۲۰۰-۱۲-۲۸۴-۱۵-۴۴۴
	اکاؤنٹس کا تین سالہ تجربہ			
III	لوئر ڈویژن کلرک	میٹرک	ایضاً	۱۶۵-۸-۲۲۱-۱۰-۳۰۱
	رفتار ٹائپ ۳۰ الفاظ فی منٹ			

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

خاکسار اور چند اور احمدی دوست فائنل ایر کا امتحان دے رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعلیٰ کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ آمین

(مبشر احمد سہیل۔ سندھ ایگریکلچرل کالج ٹنڈو جام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھواں سالانہ آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ

۹-۱۰-۱۱ مارچ سنہ ۱۹۷۳ء

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام آٹھواں آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ میں مورخہ ۹، ۱۰، ۱۱ مارچ کو منعقد ہو رہا ہے اس میں پاکستان کی مشہور ٹیمیں مثلاً پاکستان ویسٹرن ریلوے، واپڈا، واہ آرڈیننس فیکٹری، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ وغیرہ حصہ لے رہی ہیں۔ نیز پاکستان بھر کے مشہور کالجوں کی ٹیمیں بھی شامل ہو رہی ہیں۔

شرح ٹکٹ داخلہ۔

۱۔ ٹکٹ سٹیج .. ۲۵ روپے	۲۔ ٹکٹ کرسی سیزن .. ۵ روپے
۳۔ ٹکٹ عام سیزن .. ۲ روپے	۴۔ ٹکٹ یومیہ .. ۱ روپے
۵۔ ٹکٹ برائے اطفال سیزن .. ۱	۶۔ ٹکٹ برائے اطفال یومیہ .. ۰.۵۰ روپے

ٹکٹ مندرجہ ذیل مقامات سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

ٹپ ٹاپ۔ نویار جنرل سٹور۔ بیلٹ جنرل سٹور۔ شاہد کلاتھ ہاؤس
فینسی جنرل سٹور۔

(سیکرٹری آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ ربوہ)

انصار اللہ امر بالمعروف کا وصف اپنائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ بتاریخ ۱۲/۵ ھ میں فرمایا تھا۔

"قرآن کریم نے امت محمدیہ کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ اس کا ہر فرد دوسرے لوگوں کو خیر کی طرف بلاتا ہے۔"

عمر کے اعتبار سے انصار بھائی اس وصف کو اپنانے کے لئے اولین مخاطب سمجھے جا سکتے ہیں اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ایک ارشاد کے تحت انصار بھائیوں کو اس امر کا مکلف کیا گیا ہے کہ وہ کم از کم دو نئے مجاہد تحریک جدید کے مالی جہاد میں تیار کریں۔

خدا کرے کہ سال کے اختتام پر محاسبہ سے یہ ثابت ہو کہ ہر رکن مجلس انصار اللہ سال رواں کے اس اہم فرض سے سبکدوش ہو چکا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین مجالس سے گزارش

جن مجالس کو اطفال الاحمدیہ کے گزشتہ سالانہ مرکزی امتحانات منعقدہ ۱۹۷۲ء کے نتائج ابھی تک موصول نہ ہوئے ہوں فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ دوبارہ نتیجہ بھیجا جا سکے۔ (سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ المتین بیگم عزیزم چوہدری حامد محمود احمد صاحب عنقریب بذریعہ ہوائی جہاز کوپن ہیگن ڈنمارک واپس جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اسے بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے آمین۔

(چوہدری) عبدالرحمٰن لاہوری سٹور انچارج سندھ جیننگ فیکٹری رکنی پاک سندھ

بازیافتہ نقدی

خاکسار کو ۲۸ فروری کو صبح کے وقت خلافت لائبریری کے سامنے سے ایک ہسپتال کی پرچی ملی ہے جس پر ڈاکٹر کمپنی نیاز ایم بی بی ایس پنجاب رحیم یار خان کا نام کندہ ہے اور مریض کا نام دوست محمد صاحب لکھا ہے اور دوائیں بھی تجویز کی ہوئی ہیں۔ پرچی میں کچھ نقدی بھی ہے جس صاحب کی یہ پرچی اور نقدی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر لیں۔ (محمد عاصم حلیم متعلم مسلم کلاس، دفتر وقف جدید مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۵ مارچ۔ صدر بھٹو نے کہا ہے کہ ۱۹۷۱ء میں ہم بڑی طاقتوں کے دباؤ اور متصادم مفادات کی زد میں آ گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر کی صورت حال اب بھی نازک ہے تاہم ہم ماضی کو بھول جانا چاہتے ہیں۔ اور اپنے ملک کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز کرنا چاہتے ہیں۔ صدر نے کہا ہم مشرقی پاکستان سے وہاں کے عوام کی پسند کے مطابق کسی نہ کسی قسم کے تعلق کے خواہاں ہیں۔ لیکن اگر وہ کسی قسم کا تعلق رکھنا نہیں چاہتے تو ہم ان کی خوشحالی کے لئے صرف دعا کر سکتے ہیں۔ صدر نے کہا چین کی شرکت کے بغیر کوئی بین الاقوامی مسئلہ طے نہیں ہو سکتا۔

خرطوم ۵ مارچ۔ عرب فدائیوں نے کل شیخ سعودی عرب کے سفیر اردنی سفارتخانے کے ناظم الامور اور دوسرے عملے کو رہا کرنے کے بعد خود کو سوڈانی حکومت کے حوالے کر دیا۔ سفارت خانے سے امریکی سفیر امریکی ناظم الامور اور بلجیم کے سفیر کی لاشیں بھی برآمد کر لی گئیں۔ سوڈانی فوج عرب فدائیوں کو کسی نامعلوم مقام پر لے گئی۔ سعودی سفارت خانے میں فدائیوں کی تحویل سے رہا ہونے والوں میں سے ایک نے کہا کہ ہم نے حکومت سوڈان سے بات چیت کرنے اور یقین دہانی حاصل کرنے کے بعد خود کو حوالے کیا تھا کہ انہیں پھانسی نہیں دی جائے گی۔

کوئٹہ ۵ مارچ۔ گورنر نواب محمد اکبر بگٹی نے بتایا ہے کہ بلوچستان کے مری اور جھالاوان کے قبائلی علاقے میں چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں قبائلی لشکر جمع ہو رہے ہیں انہوں نے گولیاں بھی چلائی ہیں۔ اور ٹیلیفون کی تاریں کاٹنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کسی بڑی کارروائی کی اطلاع نہیں ملی گورنر بلوچستان اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا یہ وہ قبائلی لشکری ہیں جنہیں گوریلا جنگ کی تربیت دی گئی ہے۔ گورنر نے کہا حکومت صورت حال پر کڑی نظر رکھ رہی ہے اور مجموعی طور پر صورت حال پرامن ہے انہوں نے کہا حکومت نے تمام حفاظتی انتظامات کر لئے ہیں۔

پشاور ۵ مارچ۔ گورنر سرحد محمد اسلم خٹک نے کہا ہے کہ ابھی تک صوبے میں کوئی جماعت یا مخلوط جماعتیں انہیں یہ ثبوت فراہم نہیں کر سکیں کہ وہ اکثریت کے تعاون سے وزارت بنا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی بال ارکان اسمبلی کے کورٹ میں ہے انہوں نے ہی اس بال کو ٹھکرا کر فیصلہ کن گول کرنا ہے ان سے سوال کیا گیا کہ وہ وزارت سازی کے لئے کب تک انتظار کریں گے گورنر نے کہا جب تک ارکان اسمبلی یہ فیصلہ نہیں کر لیں گے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔

لاہور ۵ مارچ۔ پہلے ٹسٹ کے تیسرے دن صادق محمد کی بے داغ سنچری آصف اقبال کی دلکش بیٹنگ اور مشتاق محمد کے ذمہ دارانہ کھیل کی بدولت پاکستان نے پانچ وکٹوں پر ۳۴۷ رنز بنا لیں اور اس طرح میچ پر اپنی گرفت مضبوط کر لی ہے۔ انگلستان کو پہلی اننگز میں صرف ۸ رنز کی برتری حاصل ہے مگر پاکستان کی ابھی پانچ وکٹیں محفوظ ہیں۔

کابل ۵ مارچ۔ افغانستان اور روس نے ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کی رو سے افغانستان روس کو ایک لاکھ ۲۹ ہزار ٹن پٹرول فراہم کرے گا۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب کی تشویشناک علالت

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ (سابق جج ہائی کورٹ) تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں بیماری کے بڑھ جانے کی وجہ سے آپ کو میو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ احباب خاص توجہ اور درد دل کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم شیخ صاحب کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر بسلامت رکھے۔ آمین